

”شرعيت میں ضرورتِ شدید کی بناء پر“

مال و جان کا بیمه کرانے کی گنجائش موجود ہے۔“

مجلس تحقیقاتِ شرعیہ ہند کے ممتاز علمائے کرام کا مستفت فتویٰ ہے۔

مرتبہ : مولانا محمد اسحق سندھی ندوی
 تدقیقی اور حالات کے تغیر کی وجہ سے جن نئے مسائل سے مسلمان دوچار ہیں ان میں انشورنس کا مسئلہ بھی ہے، جو بمحاذ اپنی وسعت و اہمیت شرعی اور اجتماعی نقطہ نظر سے بہت زیادہ قابل توجہ ہے، اس کی اہمیت کے پیش نظر مجلس تحقیقاتِ شرعیہ نے اس مسئلہ کو سرفہرست جگہ دی۔ اور مجلس کے اولین اجتیحاد مورخ یکم ستمبر ۱۹۴۷ء میں طے ہوا کہ اس مسئلہ کے متعلق ایک جامع سوال نامہ مرتب کیا جائے، جسے بعض اکابر علماء کی خدمت میں بغرض جواب بھیجا جائے۔ جوابات حاصل ہونے کے بعد ارکان مجلس مجتمع ہو کر ان جوابات کی روشنی میں مسئلہ پر غور و خوض کر کے کوئی فیصلہ کریں جس کی اشاعت کر دی جائے تاکہ عوام مسلمین اس کے بارے میں حکم شرعی کو سمجھ کر اس پر عمل کر سکیں۔ اجتماع میں ان حضرات علماء کرام کے اسماءً گرامی بھی تجویز کرنے لئے گئے جن کے پاس سوال نامہ ارسال کرنا مجلس کی رائے میں منا۔ تھا۔ سوال نامہ ہندو بیرونی ہند کے مقدمہ علماء کرام کی خدمت میں بھیجا۔ ۲۴ نومبر ۱۹۴۷ء کو سوال نامہ روانہ کرنے کی ابتدا، بھگتی اور یکم دسمبر ۱۹۴۷ء تک ان سب حضرات علماء کی خدمت میں روانہ کر دیا گیا جنہیں مجلس نے اس کام کے لئے منتخب کیا تھا جوابات سب حضرات کی طرف سے موصول نہیں ہوئے بلکہ صرف بعض حضرات نے جواب ارسال فرمایا جو کے اسماءً گرامی چند سطور کے بعد درج کئے جائیں گے۔

جوابات میں اختلاف تھا۔ بعض حضرات نے انشورنس کے معاملوں کو بالکل ناجائز قرار دیا تھا۔ اور بعض نے مخصوص شرائط و حالات میں اسے جائز قرار دیا تھا۔ دونوں قسم کے حضرات کے حضرات کے اسماءً گرامی

دریج ذیل ہیں:-

- (الف) مندرجہ ذیل حضرات نے اس معاملہ کو مسلمانوں کے نئے بالکل ناجائز اور حسرہ م قرار دیا۔
- ۱ - جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کراچی -
 - ۲ - جناب مولانا ولی حسن صاحب کراچی تجویب جناب مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ -
 - ۳ - جناب مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ صدر مدرس و مفتی جامع العلوم کان پور -
 - ۴ - جناب مولانا ظفیر الدین صاحب دیوبند -
 - ۵ - جناب مولانا عبید اللہ صاحب مبارک پوری -
 - ۶ - جناب مولانا سید احمد صاحب قادری رام پور -

اس کے برخلاف مندرجہ ذیل حضرات نے بعض شرائط کے ساتھ دین کا نزد کرہ تجویز میں ہے) اس معاملہ کو جائز قرار دیا۔

- ۱ - جناب مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مدظلہ مفتی دارالعلوم دیوبند -
- ۲ - جناب مولانا محمد یارون صاحب دارالعلوم شہزادوالہ بیان تجویب حضرت مولانا ظفر احمد صاحب مدظلہ -
- ۳ - جناب مولانا مظفر حسین صاحب مفتی مقابرہ السلام سہارن پور -
- ۴ - جناب مولانا محمد یحییٰ صاحب قاسمی مفتی امارات شرعیہ بہار -
- ۵ - جناب مولانا عبد السلام صاحب ندوی جامعہ مذیہ اسلامیہ دہلی -

بنتیہ حضرات علماء کے جوابات موصول نہیں ہوتے، ان سب جوابات کو جمع کر کے اور ذریعہ سائیکلو اسٹائل بننے کے سب ارکان کی خدمت میں بینیجہ دیا گیا تاکہ وہ ان کو دیکھ کر اچھی طرح غور و مکفر ماسکین اور اس کے لئے خاصی مدت رکھی گئی۔

۱۵، ۱۶، ۱۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کے اجتماع میں مجلس نے علامہ کرام کی مندرجہ بالا دو فوں جماعتوں کے اقوال اور دوائل پر اثر کر کے موخر الدکر جماعت کی رائے کو اختیار کیا۔ یعنی مخصوص شرائط کے ساتھ مسلمان کے نئے اس معاملہ میں حصہ لینے کی مجبازی ممکنیت ہے۔ اسی شرائط کی دعاخت تجویز میں موجود ہے۔ اس کے بعد اس تصریح کی احتیاج نہیں ہوتی کہ ان شرائط میں سے اگر ایک شرط بھی منقول ہوگی تو اس معاملہ کے جانش کی کوئی

جناب انش باقی نہیں رہ سکتی۔ اور یہ حرام ہی رہے گا۔

مجلس کے جس اجتماع میں فیصلہ کیا گیا ہے اس میں صفتہ مندرجہ ذیل ارکان شریک تھے، لفظی حضرات ارکان مختلف اداروں کی وجہ سے شرکت نہیں فرمائے تھے جو حضرات جلسہ میں شرکت نہیں فرمائے تھے، ان میں سے جناب مولانا محمد طیب صاحب مذکور، مفتی مسیم دارالعلوم دیوبند اور جناب مولانا محمد میاں صاحب مذکور سابق ناظم جمیعت العلماء نے اپنی آزادگرائی سے ذریعہ والا نامہ مطلع فرمایا تھا۔ چنانچہ اول الذکر محترم بینی جناب پہتم صاحب مددوح نے جناب مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مذکور کے فتوے سے اتفاق فرماتے ہوئے اپنی اور متعدد علماء دیوبند کی جانب سے تحریر فرمایا کہ جناب مفتی صاحب مددوح کی شرائط کے ساتھ اس معاملہ کے جواز کی مخالفت ہے

اس کے بخلاف جناب مولانا سید محمد میاں صاحب مذکور نے عدم جواز کا ملک اختیار فرمایا اور ان علماء کرام سے اتفاق فرمایا جنہوں نے اس معاملہ کی حرمت علی الاطلاق کا فتوی دیا تھا۔

امام گرامی شرکاء اجتماع مجلس منعقدہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ و سبتمبر ۱۹۴۵ء

۱ - جناب مولانا عبدالمajeed صاحب دریا بادی -

۲ - جناب مولانا مفتی عقیق الرحمن صاحب عثمانی -

۳ - جناب مولانا محمد رضا صاحب الصاری شریعتی محلی -

۴ - جناب مولانا ابواللیث صاحب ندوی، امیر جماعت اسلامی هند -

مولانا دریا بادی کو تجویز دکھادی گئی تھی اور اس سے انہیں اتفاق ہے یہکن پونکہ ۱۶، کی بحکم دیوبند اپنی تشریف لے گئے۔ اور اس اجلاس میں شرکت نہیں فرمائے تھے جس میں تجویز آخری طور پر پاس کی گئی تھی۔ اس لئے ان کے دستخط نہیں ہو سکے، محمد احمد

۵ - جناب مولانا شاہ عون احمد صاحب قادری سجادہ نشین خانقاہ مجیدیہ بہار -

۶ - جناب مولانا سید شاہ منت اللہ صاحب رحمانی سجادہ نشین خانقاہ رحمانیہ موئیگر -

۷ - جناب مولانا محمد منظور صاحب نعماں -

۸ - جناب مولانا فخر المحسن صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند -

۹ - جناب مولانا سید احمد صاحب اکبر آبادی صدر شعبہ دینیات مسلم پیونورسٹی علی گڑھ -

- ۱۰۔ جانب مولانا محمد ادیس صاحب ندوی شیخ التفسیر دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔
 ۱۱۔ راقم السطور محمد اسماعیل کنویز مجلس۔

علماء کرام کی مندرجہ بالا دنوں جماعتیوں کے درمیان انشورنس کے مسئلہ میں اختلاف کا سبب حقیقت سلف صالحین کا ایک ایسے مسئلہ میں اختلاف ہے جو اس مسئلہ کے لئے بنیادی چیزیں رکھتا ہے، بیان ایک محض تہذیب کے ساتھ اس کا اجمالی تعارف کرنا دینا منفرد ہے۔

اسلام ایک جامع اور کامل دین ہے، عقائد، عبادات، اخلاق، معاشرت وغیرہ اس کے مختلف شعبے ہیں۔ مجملہ اس کے ایک شعبہ معاملات بھی ہے، اور یہ دشمنی قرض وغیرہ اسی کے ماتحت داخل ہیں شریعت اسلامیہ نے معاملات کے لئے بھی قوانین و احکام مقرر فرمائے ہیں۔ اور ان کی تخلیقین فرمائی ہیں۔ ان قوانین و اشکال کی مخالفت مسلمان کے لئے ناجائز ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ معاملات کی شرعی تخلیقوں کو رواج دے اور انہیں شرعی احکام و قوانین کے تابع رکھے۔

جن مقامات پر مسلمانوں کو اس کی قدرت و طاقت حاصل ہو دیا تو ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کے لئے شرعاً اس کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ وہ معاملات کے احکام اسلامیہ اور اس کی اشکال شرعیہ سے سر بر تجاوز کرے، میکن جن مقامات پر افتخار اعلیٰ مسلمانوں کو حاصل نہ ہو، اور انہیں اس کا اختیار نہ ہو کہ وہ معاملات کی تخلیقی شرعی اصول و احکام کے ماتحت مقرر کر سکیں، اور غیرہ مسلمانوں کے ساتھ معاملت کرنے میں بھی ان کے لئے شریعت کے معاളی نظام کی پوری پوری پابندی لازم ہوگی۔

بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ جس میں کیا رائماً سلف کے درمیان اختلاف ہے۔

بعض آئمہ فقہ کا قول یہ ہے کہ معاملت کے اسلامی احکام و قوانین صرف اذل الذکر قسم کے معاملات و حالات تک محدود نہیں ہیں بلکہ ہر مقام پر اور ہر حالت میں مسلمان کے لئے ان کی پوری پوری پابندی لازم ہے۔

اس کے برخلاف بعض دوسرے آئمہ فقہ کی راستے یہ ہے کہ بعض اسلامی احکام تعلق معاملات صرف اذل الذکر مقامات تک محدود ہیں۔ اور بعض سورتوں میں اس کی گنجائش ہے کہ مسلمان صرف غیر مسلمین کے ساتھ بعض معاملات میں ان کی مردوجہ غیر اسلامی شخصوں کو اختیار کر سکیں، انشورنس کا مسئلہ بھی ان بعض حالات

کی حدود میں آتا ہے، جس کی کنجماش ان حضرات ائمہ کے نزدیک حالات و مقامات مندرجہ میں ہے۔ بائع و درختار و شایع و غیرہ کتب فقرہ دیکھنے سے اس اختلاف ائمہ کی تفصیل معلوم ہو سکتی ہے۔

اسلام کا یہی اختلاف انشورنس کے مسئلہ میں موجودہ علماء کرام کے اختلاف کی بنیاد ہے، چنانچہ اول الذکر جماعت علماء نے اول الذکر ائمہ کے مسلک کو اختیار فرمایا ہے اور ثانی الذکر جماعت نے ثانی الذکر ائمہ کے مسلک کو۔

خود تجویز میں اہل علم کے نے اس تجویز کی طرف واضح اشارہ موجود ہے کہ مجلس کا یہ فیصلہ کسی اجتہاد مطلق یا استجدہ زدگی کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ یہ بعض ائمہ سلف ہی کے اجتہاد اور ان کی سبڑہ رائے پر مبنی ہے جو انہوں نے کتاب و سنت میں خود دنکر کرنے کے بعد قائم فرمائی تھی۔

مجلس اور ان علماء کرام نے جن کی تائید اس مسئلہ میں مجلس کو حاصل ہے، ضرورت زمانہ کو ضرور محفوظ رکھا ہے۔ لیکن اسے اضطرار کا درجہ ہرگز نہیں دیا ہے نہ اضطرار کے قانون کو اپنی رائے کی بنیاد بنایا ہے، بلکہ درحقیقت ان کی رائے کی بنیاد وہ ہے جس کا اتنہ کہہ اور پر کیا جا چکا ہے۔

جن حضرات علماء نے مسئلہ زیر بحث میں حرمت و عدم جائز کو ترجیح دی ہے ان کی رائے بھی مدلل ہے اور مجلس اس کا احتسراز کرتی ہے۔

ان حضرات نے اختیار کا پہلو اختیار فرمایا ہے اور بے شک وہ کی شان یہی ہے کہ وہ حرام کے شبے سے بھی احتسراز کرے۔

لیکن مجلس اور ان علماء کرام کی رائے بھی جو مجلس کے ہم خیال ہیں، لا الہ شرعاً اور اقوال سلف پر مبنی ہے اور اس میں بھی مصالح شرعاً و نیتیہ اور دینویہ کو محفوظ رکھا گیا ہے۔ اس لئے انہیں بھی کوئی ملامت نہیں کی جاسکتی۔ عوام مسلمین کو اس مسئلہ میں دبی و یہ اختیار کرنا چاہیے، جو مجتہد فقیہہ مسائل کے لئے مناسب ہے یعنی جس رائے پر قلب مطمئن ہو اس پر عمل اور دوسرے پر ملامت و اعراض سے احتراز خصوصاً رسائل و اخبارات میں اس مسئلہ کا پھیٹنا بہت ہی نامناسب اور بالکل خلاف مصلحت ہے۔

مجلس کا فیصلہ: مجلس تحقیقات شرعاً نے اپنے اجتماع مورخہ ۱۵، ۱۶ دسمبر ۱۹۷۹ء میں انشورنس پر علماء کرام کے ان جوابات کی روشنی میں نظر کیا جو مجلس کے سوالات کے پیش نظر ان

حضرات نے تحریر فرمائے تھے، اس خود و خون کے بعد مجلس جس تیجہ پر پوچھی وہ ایک محقر تمہید کے ساتھ درج ذیل ہے:-

”انشورنس کامسلک شریعت کے شعبہ معاملات سے تعلق رکھتا ہے۔ معاملات میں ہمیشہ دو فرقی ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔“

اول، دونوں فرقی مسلم ہوں، اس صورت میں معاملات کی جوشکلین شریعتِ اسلامیہ نے مقرر کی ہیں، ان کے علاوہ کسی شکل کا اختیار کرنا کسی حال میں جائز نہیں۔

دوم، ایک فرقی مسلم ہو اور دوسرا غیر مسلم ہو، صورت دوم کی دو شکلیں نکلتی ہیں۔
(الف) معاملات کی شکل مقرر کرنا مسلمان کے اختیار میں ہو۔ اس کا حکم بھی دہی ہے، جو صورت اول کا ہے۔

(ب) معاملہ کی شکل مقرر کرنا اس کے اختیار میں نہ ہو۔

صورت ثانیہ کی شکل دب، میں بوقت ضرورت اسلام کے بعض جلیل القدر ائمہ و فقہاء کے قول کی بناء پر شرعاً اس کی گنجائش نکلتی ہے کہ مسلمان کچھ قیود و شرائط کے ساتھ اس نوع کے معاملات میں حصہ لے سکے۔ انشورنس کامسلک بھی مجلس کے زدیک اسی شکل کے تحت داخل ہے۔

مجلس یہ رائے رکھتی ہے کہ اگرچہ انشورنس کی سب شکلوں کے لئے ربوہ قرار لازم ہے، اور ایک کلمہ گو کے لئے ہر حال میں اسلامی اصول پر قائم رہنے کی کوشش کرنا ہی واجب ہے لیکن جان و مال کے تحفظ و بتار کا جو تمام شریعتِ اسلامیہ میں ہے مجلس اسے بھی وزن دیتی ہے۔ نیز مجلس اس صورت حال سے بھی صرف نظر نہیں کر سکتی کہ موجودہ دو ریاضیں الاقوامی راستوں سے انشورنس انسانی زندگی میں اس طرح دخیل ہو گیا ہے کہ اس کے بغیر اجتماعی اور کار و باری زندگی میں طرح طرح کی دشواریاں پیش آتی ہیں اور جان و مال کے تحفظ کے لئے بھی بعض حالات میں اس سے مفرغ ہونے نہیں ہوتا۔ اس لئے ضرورتِ شدیدہ کے پیش نظر اگر کوئی شخص اپنی زندگی یا اپنے مال یا اپنی جاندار کا بیم کرائے تو مذکورہ بالا ائمہ کرام کے قول کی بناء پر شرعاً اس کی گنجائش ہے۔

تبیہ

اوپر کی عبارت میں لفظ ”ضرورتِ شدیدہ“ سے مراد یہ ہے کہ جان یا اہل دعیال یا

ماں باپ کے ناقابل برداشت نقشان کا اندر لیشہ قوی ہو۔

”ضرورتِ شدیدہ“ موجہ ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ مجلس کے نزدیک مستقل بہہ کی رائے پر منحصر ہے جو خود کو عنہ اللہ جواب دہ سمجھ کر علماء کے مشورے سے قائم کرے۔

دستخط

- ۱ - جناب مولانا مفتی عستیق الرحمن عثمانی -
- ۲ - جناب مولانا محمد ظفیر الدین صاحب دارالعلوم دیوبند -
- ۳ - جناب مولانا ابواللیث صاحب ندوی ، امیر جامعۃ اسلامی ہند -
- ۴ - جناب مولانا محمد رضا صاحب انصاری مفتی فرنگی محلی -
- ۵ - جناب مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی دارالمحنتین علیم گڑھ -
- ۶ - جناب فخر الحسن صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند -
- ۷ - جناب مولانا شاہ عون احمد صاحب قادری -
- ۸ - جناب مولانا سید منت اللہ صاحب ندوی رحمانی سجادہ نشین خانقاہ رحمانیہ مونگیر -
- ۹ - جناب مولانا محمد اوریں صاحب ندوی شیخ التفسیر دارالعلوم ندوۃ العلماء -
- ۱۰ - جناب مولانا محمد منظور صاحب لعلی مدیر الفرقان -
- ۱۱ - جناب مولانا سید احمد صاحب اکبر آبادی - صدر شعبہ دینیات علی گڑھ -
- ۱۲ - احقر محمد سحق عناء اللہ عنہ -

(ہفت روزہ شہاب لاہور)

۱۰، مارچ ۱۹۶۶ء

طبع : - ظہیر الدین -

طبع : استقلال پرنس ، لاہور

ناشر : ڈاکٹر فضل الرحمن ، ادارہ تحقیقات اسلامی ، راولپنڈی